

Registered

L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۱) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۲۔ اگست سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گذشتہ ہفتہ کی خبریں

سُنا جاتا ہے۔ ایڈیٹر ہندوستان لالہ دینا ناتھ اور ایڈیٹر انڈیا لالہ پنڈی داس کو جنکا مقدمہ دایر عدالت تھا عدالت سے ۵۔ ۵ سال قید بامشقت کی سزا دیگئی ہے۔ اور لاہور کے بلوائیوں کو ۲۔ ۲ سال کی قید کی سزا ہوئی ۔ دہلی کے کوچہ ملیواڑہ میں ایک جوان عورت جو سال ہی میں بیوہ ہوگئی تھی۔ ۲۴ جولائی کو اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈال کر چتا میں لیٹ کر اور کوٹھری کا دروازہ بند کر کے ستی ہوگئی ۔ تخمینہ پوسٹ آفس کے ہے کہ گذشتہ سال انگلستان کی سلطنت متحدہ میں فی کس نے ۶۰ خطوط ڈالے۔ صوبجات متحدہ میں ۶۷۔ نیوزیلینڈ میں ۶۶ سوئزرلینڈ میں ۵۰۔ جرمنی میں ۵۵۔ ڈنمارک میں ۴۱۔ آسٹریا میں ۳۸۔ جمہور سلطنت اگنیاین میں ۳۷۔ لکسمبرگ میں ۳۴ ہالینڈ میں ۳۱۔ بلجیم میں ۲۹۔ سویڈہ میں ۲۶۔ فرانس میں ۲۴ اور ناروے۔ اٹلی۔ ہسپانیہ اور پرتگال میں ۲۰ ۔ آنریبل مسٹر گوکھلے ویسرائے صاحب کی کونسل میں پھر بطور ایڈیشنل ممبر کے منتخب ہو گئے۔ ٹریبیون لکھتا ہے کہ آیندہ ماہ فروری میں مسٹر مارلے کی ایک شاہی کمیشن ہندوستان کا ملاحظہ کرنے کو آئے گی۔ انکا دورہ دو مہینے تک ہندوستان میں رہیگا ۔ ایک آنہ کا نیا نکل سلور کا سکہ لاہور میں اب جاری ہو گیا ہے۔ اور کثرت سے اشاعت پکڑتا جاتا ہے ۔ صوبجات متحدہ کی سرکار نے علیگڈھ کے ایک محمڈن گرلس سکول کی عمارت کے لئے ۱۵ ہزار روپیہ کا گرانٹ دیا ہے۔ مہاراجہ اور مہاراج بڑودہ یورپ کی سیر کو بہت ہی پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ آیندہ سال پھر معہ مہارانی صاحبہ اور اپنے سٹاف کے یورپ کی سیر کو جانے والے ہیں ۔ زار روس کو قتل کرنے والوں کی سازش سینٹ پیٹرزبرگ میں معلوم ہوگئی اور کئی ایک سازش کنندے گرفتار ہو گئے ہیں ۔ ایسٹ انڈیا ریلوے کی سٹیشنوں صاحب گنج اور جمالپور کے ملازمان ریلوے کے صاحبان لیٹرن مشن کی طرف سے پادری آر ڈبلیو رڈ فونیک صاحب کی اکیس دن کے کام سے بہت سے مسیحی ہو گئے۔ خدا اس کام پر اپنی برکت بخشے ۔ ہندو پٹریٹ مخبر ہے کہ جب لاجپت گرفتار ہو گئے تھے تو معلوم ہوا کہ اگرچہ اُن کے اوپر کے پہنے ہوئے کپڑے دیسی ساخت کے تھے۔ مگر اندرونی کپڑے سب غیر ملک کی ساخت کے تھے ۔ میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ سادرن و دومنس فارن مشنری سوسایٹی نے گذشتہ سال سال ماقبل کی بہ نسبت ۱۸ ہزار پونڈ زیادہ حاصل کیا ۔ جاپان کے ضلع سیتو میں گذشتہ سال سی ایم۔ ایس کے متعلق ۷۰۱ اشخاص نے اصطباغ پایا ۔ چین کے جنوب مغربی صوبجات میں وہاں کے اصلی باشندوں کے درمیان بڑا بھاری روحانی ریوایول ہو رہا ہے چنانچہ مقامات کیوی چاؤ اور یونان میں ۱۵۰۰۰ اشخاص نے بپتسمہ پایا۔ کل ملک میں ۲۰۰۰۳ آدمی کا بپتسمہ ہوا ۔ چینی مسیحیوں نے ۵۰۰ ڈالر چندہ دیا ۔ لارڈ کرزن مشنریوں کا اندازہ یوں لگاتے ہیں کہ۔ میں انگریزی۔ امریکن۔ کنیڈین۔ یوروپین۔ اور ہر ملک کے مردانہ اور زنانہ مشنریوں کی تن دہی اور جانفشانی کی قدر کرتا ہوں۔ وہ مہینوں تک دراصل مردوں اور زندوں کے بیچ میں رہے اور انہوں نے اپنے مالک کے عقیدہ کا ایک نہایت عمدہ نمونہ دیا۔ اگرچہ انمیں سے بہت لوگ قبر میں خاموش سو رہے ہیں مگر پھر بھی اُس کے نام کتاب حیات میں درج ہیں ۔ کراچی کے راہ سے ماہ جون کے اندر ۴۴۰۳۷ ٹن غلہ ممالک غیر کو بھیجا گیا۔ امرناتھ ولد لچھمنداس سکنہ سرگودھا پور جو ماہ جون کو امرتسر کے کواپریٹو بنک سے ۸ ہزار روپیہ سے زاید کے پونڈ لیکر فرار ہو گیا تھا۔ اُسے بمقام شملہ شیخ محمد جعفر حسین بی اے سب انسپکٹر پولیس نے نہایت ہوشیاری سے گرفتار کر لیا۔ بنگالہ میں تمام سرکاری کالجوں کی ترقی پر ایک لاکھ ۲۰ ہزار روپے کا سالانہ

ایڈیٹوریل نوٹس

ایک مضمون ہمارے پاس بعنوان "نور افشاں اور پبلک" آیا ہے۔ جسپر نہ تو نامہ نگار کا نام درج ہے اور نہ ہی پتہ لگتا ہے کہ کس شہر سے آیا ہے۔ اس لئے ہم اس کو درج اخبار نہ کرنے پر مجبور ہیں۔ اگر نامہ نگار صاحب اپنا نام بتا دیں تو پھر دیکھا جائیگا ✣ نامہ نگاروں کے بارے میں جو نکتہ چینی مضمون مذکورہ بالا میں ہوئی ہے۔ وہ ہمارے خیال میں بالکل بے انصافی پر مبنی ہے۔ وجہ اسکی یہہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے کو عالم سمجھتے ہیں۔ لیکن نور افشاں کی ترقی کے لئے ذرا سا بھی تکلیف گوارہ نہیں کرتے اور حرف گیری کے لئے بہت جلد آمادہ ہو جاتے ہیں تو بتایئے اسمیں قصور کسکا ہے ؟ ہم بے شک اُن نامہ نگاروں کے شکر گذار ہیں اور انکی داد دینگے جو وقتاً فوقتاً اپنے قلم سے نور افشاں کی امداد کرتے رہتے ہیں ✣

علمی مضامین کے بارے میں ہمارا یہہ خیال ہے کہ۔ نور افشاں جیسے اخبار میں انکی بہت کم گنجائش ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ نور افشاں نے دیگر مذاہب کی تردید میں اپنی قلم اٹھائی۔ لیکن زمانہ بدلتا رہتا ہے ہمارے خیال میں اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ نور افشاں کے ذریعہ جو کچھ ترقی مسیحی کر رہے ہیں اور جہاں کہیں مسیحی مذہب ترقی کر رہا ہے اور مشنوں کی خبر اور دیگر عام چیزیں اور ایسے مضامین جنپر آجکل دلچسپی لیجارہی ہے ہدیہ ناظرین کرتا رہے تاکہ اُن کے معلومات بڑھیں ہماری رائے میں نور افشاں اختصار کو مدنظر رکھتا ہے اور اگر کسی مضمون پر رائے زنی بھی کرے تو مختصر طور پر تاکہ نامہ نگاروں کو نرمیدِ رائے زنی کا موقع ملے ✣

اسلامیہ کالج لاھور کے طلبہ نے آپس میں کمیٹی کر کے قرار دیا ہے کہ موسم گرما کی لمبی تعطیلوں میں سات آٹھ جماعتیں بنا کے وہ ملک کے مختلف نواحوں کا دورہ کر کے قومی کالج کے لئے چندہ بٹورنے کی کوشش کرینگے۔ کاشکہ ہمارے مسیحی طلبا میں بھی یہہ دلچسپی پائی جاوے کہ وہ بھی کسی مفید کام کے لئے جا بجا جا کر چندہ بھی بٹوریں اور سیر کی بسر بھی کریں۔ الہ آباد میں ایک مسیحی مدرسہ کے لئے چندہ کی ازحد ضرورت ہے لیکن چندہ وصول کرنے کے لئے کوئی متواتر کام ہوتا نظر نہیں آتا۔ اسی طرح پنجاب میں مسیحی انجمن قائم ہے اُس کے تعلیمی غرض کے لئے روپیہ کی درکار ہے لیکن اس کے متعلق بھی دلچسپی نظر نہیں آتی۔ مناسب ہے کہ مسیحی جماعت کے آگے ایک قومی غرض پیش کی جاوے اور اُس کے لئے ہر ایک خاص و عام کو ترغیب دیجاوے کہ اُس غرض کی انجام دہی کے لئے چندہ بٹورا جاوے۔ ہمارے خیال میں ایسا کرنے سے جماعت میں ایک قسم کی حرکت پیدا ہوگی اور وہ مجموعی حیثیت میں ہر ایک کار خیر کے لئے آمادہ ہوگی۔ حقیقت میں ابتک ہماری مسیحی جماعت کے آگے کوئی ایسا مقصد پیش نہیں ہوا ہے جسکو وہ اپنا جانکے اُسمیں دلچسپی لیں نیشنل مشنری سوسائٹی تو قائم ہوئی ہے لیکن اُس کے کام کا کوئی عبرت انگیز نظارہ نظر نہیں آتا کہ جسکو دیکھکر مسیحیوں کے دلوں میں کسی قسم کی حرکت یا جوش پیدا ہو۔ مسلمانوں کے آگے انکا علی کالج موجود ہے۔ علی ہذالقیاس آریوں کا حال ہے لیکن مسیحی جماعت کے آگے کوئی ایسا کام موجود نہیں ہے جسکو وہ اپنا جانکر اُس کی جان توڑ کر کوشش کرے۔ یہی حال الہ آباد کی مسیحی اکیڈیمی کا ہے جو ابتک ایک کاغذی تجویز ہی نظر آتی ہے۔ امید واثق ہے کہ جب کوئی مقصد کا انجام سامنے نظر آنے لگیگا تب جماعت کی بھی آنکھیں کھلینگی اور وہ وہ کچھ کر دکھاوینگی جو ہندؤں اور مسلمانوں سے ہرگز نہیں ہو سکیگا۔ ہمکو اپنی جماعت کی امکانی طاقت پر بہت کچھ بھروسہ ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا جلدی کوئی ایسا مقصد انکی مجموعی زندگی کے آگے رکھدے جس سے انکی موجودہ خفیہ طاقتیں عمل میں آویں اور وہ دوسروں کے لئے نظیر ہوں ✣

مکتی فوج کے اخبار صدائے ہند کے مطابق ہندوستان میں اس وقت مکتی فوج کی ۶۴۷ فوجیں ہیں۔ ۱۴۷۵ مختلف جگہیں ہیں۔ ۲۲۴۱ افسر استاد اور ملازم ہیں۔ ۴۳۷ مدرسے ہیں جنہیں ۹۷۷۲ بچے تعلیم پارہے ہیں۔ ۱۱ حرفتی بورڈنگ سکول ہیں۔ ۵ لڑکوں کے لئے اور ۶ لڑکیوں کے لئے۔ انہیں ۵۰۰ بچے تعلیم پاتے ہیں۔ اور ۸ ٹرینگ ہوس ہیں جنہیں ۲۶۷ مکتی فوج کے سپاہی تعلیم پا رہے ہیں۔ دو ہسپتال ہیں۔ ایک گھر جرائم پیشہ لوگوں کے لئے ہے۔ تین گھر گرے ہوئے لوگوں کے بچاؤ کے گھر ہیں۔ ایک زمینداروں کی بستی ہے۔ ایک سوامی وتا نیتی خداوند کا گھر۔ ۲۰۵ دیہاتی بنک ہیں۔ ۳ سیول نیول اور قومی گھر ہیں۔ دستی کلوں کے لئے ایک کارخانہ ۳۰ جولاہے کارخانہ ✣

سنہ ۱۸۴۲ء میں چین کے اندر صرف ایک مسیحی تھا۔ سنہ ۱۸۵۳ء میں ۲ سنہ ۱۸۶۵ء میں ۲۰۰۰۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں ۵۰۰۰۰۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں ۱۱۰۰۰۰ سنہ ۱۹۰۷ء میں ۲۰۰۰۰۰ ہیں۔ اگرچہ چین کی آبادی اس قدر زیادہ ہے کہ جب مثلاً صوبہ فوکن میں جسمیں چین کے سب صوبوں سے زیادہ بشارت کا کام ہو رہا ہے ۲۳۰۰۰۰۰۰ آدمیوں کی آبادی تھی اُسمیں صرف ۳۰۰۰۰ شرکا رکلیسا تھے یعنی ۷۶۶ چینی بت پرستوں پیچھے ایک مسیحی تعداد

مُراسلات

تناسخ پر چند خیال

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۱۹ جولائی کا نور افشان)

دوسری دلیل - اِس دلیل کو پورے طور پر سمجھنے کے لئے چند اصولی باتوں کا جاننا ضرور ہے۔ مثلاً سب سے پہلے یہہ بات کہ انسان کیا ہے؟ آدمی کے وجود پر غور کرنے سے فوراً دو چیزیں سامنے آتی ہیں جنمیں سے ایک تو اُس کا جسم ہے اور دوسرا وہ جو اِس جسم اور دیگر اشیاء متعلقہ کی نسبت میرا یا میری یا اپنا وغیرہ الفاظ استعمال کرتا یا اپنی ذات بہ شدومد کے ساتھ مَیں کہتا ہے یوں آدمی میں دو چیزیں ہوئیں ایک جسم اور دوسرے وہ جو مَیں ہے۔ قطع نظر جسم کے جو بدیہی ہے ہم تھوڑی دیر کے لئے دیکھیں کہ یہہ مَیں کون ہے۔ یہہ مَیں انسان ہے۔ انسان کی تعریف منطقیین نے یوں کی ہے۔ انسان کہتے ہیں (جسم[*] نامی۔ متحرک بالارادہ حساس) مدرک کلیات وجزئیات اور ناطق کو۔ ایسی انسان کو اصطلاح منطق میں حیوان ناطق بھی کہتے ہیں۔ سائیم حکیم نے اپنی کتاب (Man and his duties) میں ایسی انسان کو ذہن کہا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں "بلاشبہ جسم انسان نہیں ہے۔ ذہن ہی انسان ہے۔ جسم برباد ہوسکتا اور تم اُس کے اعضاء کو کیے بعد دیگرے کوٹ کاٹ کر الگ کر سکتے ہو۔ لیکن انسان ویسے کا ویسا اور جوں کا توں بنا رہتا ہے"۔ آگے چل کر آپ اِس سوال کے جواب میں کہ ذہن کیا ہے؟ فرماتے ہیں "ہم اُسے جسم کی طرح دیکھ نہیں سکتے تو بھی ہم اُس کی نسبت غلطی نہیں کرتے۔ یہہ وہ شے ہے جو جانتی اور پہچانتی۔ خواہش کرتی اور خیال کرتی ہے"۔ ڈاکٹر سکاٹ صاحب اپنی کتاب کوائف المنطق میں ذہن کی یہی تعریف کرتے اور فرماتے ہیں "ذہن وہ روحانی غیر مادی شے ہمارے جسم میں ہے جو سوچتا ہے اور جس سے ہر ایک چیز اور بات معلوم ہوتی ہے۔ بدن جو ہے صرف اُس کی جا رسکونت ہے" (کوائف المنطق صفحہ ۹)۔

اِس کل بیان سے ہمیں صرف اتنا جتانا مطلوب ہے کہ انسان جسم کو نہیں کہتے بلکہ اُس مَیں کو کہتے ہیں جس کا گھر یہہ جسم ہے۔ اب آپ اِس مَیں کو خواہ انسان کہیں یا ذہن۔ یا نفسِ ناطق یا روحِ ناطق کچھ فرق نہیں کیونکہ ان کل کا مفہوم اور مراد مَیں ہی ہے۔ فرق صرف طریق بیان میں ہے نہ کہ ماہیت میں۔

امیدوار ہوں کہ ناظرین نے اوپر کے بیان سے سمجھ لیا ہوگا کہ جسے آپ انسان کہتے وہ کیا شے ہے اب تناسخ کے موقع پر جس کا نسخ ہوتا یا تو جسم ہوگا یا انسان اور یا جسم اور انسان دونو مگر کون ہمارا آریا بھائی ایسا ہوگا جو یہہ کہے کہ نسخ جسم کا یا جسم اور انسان دونو کا ہوتا ہے۔ لامحالہ وہ یہی کہتے یا انہیں کہنا پڑتا ہے کہ وہ چیز جو جونی اختیار کرتی انسان ہے (یا آپ اپنے سمجھنے کے لئے روحِ ناطق کہیں کچھ فرق نہیں)۔

جملہ معترضہ - انسان اور روحِ ناطق کا مفہوم کیون ایک ہے؟ اِس لئے کہ اِنہیں نسبت تساوی کی ہے۔ بالفرض اگر نسبت تساوی نہ مانی جائے تو تباین ہوگی یہہ صریح محال ہے کیونکہ تباین میں اجتماع کا کوئی مادہ نہیں ہوتا اور افتراق کا ایک مادہ ہوتا ہے۔ مثلاً دن اور رات۔ لیکن افتراق ثابت نہیں۔ پھر اِسمیں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہوگی پر یہہ بھی نہیں کیونکہ اِسمیں ایک مادہ اجتماع کا اور ایک مادہ افتراق کا ہوتا ہے۔ لیکن انسان اور روحِ ناطق یا نفسِ ناطق میں کوئی مادہ افتراق کا نہیں پایا جاتا۔ اگر ہو تو ثابت کرو۔ آخر لازم اِسمیں نسبت عموم وخصوص من وجہ کی ہوگی۔ مگر یہہ بھی قائم نہیں۔ اِس لئے کہ اِسمیں دو مادے افتراق کے اور ایک مادہ اجتماع کا ہوتا ہے یعنی عموم وخصوص من وجہ میں تباین جزئی پایا جاتا ہے۔ جب ایک مادہ افتراق کا ثابت نہیں تو دو کیونکر ثابت ہونگے۔ بہرحال انسان اور روحِ ناطق میں نسبت مساوات کی پائی جاتی ہے۔ اب آپ اُسے چاہے انسان کہیں یا نفسِ ناطق یا روحِ ناطق کچھ فرق نہیں۔ دونو کے تصور ایک اور دونوں کے افراد ایک ہی ہیں۔

آمدم برسرِ مطلب - میں اوپر بیان کر آیا کہ ہمارے آریا بھائیوں کو سوائے اِس کے کہ نسخ انسان یا روحِ ناطق کا مانیں اور کوئی چارہ نہیں۔ اب وہی انسان جو ایک وقت انسانی کالبد جسم میں تھا۔ دوسرے وقت کتے میں چلا گیا یہی تناسخ ہے۔ پس اِس طور پر آپکو یہہ ماننا لازم آئیگا کہ کتے میں بھی وہی انسان ہے جسکی ایک فرد آپ ہیں۔ بس یہاں ہم آپ سے یہہ پوچھیں گے کہ پھر کتے کو انسان کہنے کی مانع کیا چیز ہے۔ کیوں آپ کتے کو جو کہ آپ کے انسان کی ایک فرد ہے انسان نہیں کہتے۔ شاید اِس کے جواب میں آپ یہہ کہیں کہ انسان کا خاص طور کا جسم ہوتا ہے اور کتا اُس خاص طور کا جسم نہیں رکھتا۔ بالفرض ہم اِس بات کو مان بھی لیں تو پھر آپ کے قول کے بموجب انسان کی تعریف یہہ ہوگی خاص طور کا جسم۔ مدرک کلیات وجزئیات اور ناطق۔ اِس سے لازم آئیگا کہ یہی انسان دوسری جون میں جانے پر پورا پورا چلا جائے کیونکہ آپ نسخ انسان ہی کا مانتے ہیں مگر یہہ صریحاً محال ہے اِس لئے کہ جسے آپ خاص طور کا جسم کہتے وہ تو یہیں پڑا رہتا ہے اور اکثر آگ میں جلایا یا مٹی کے نیچے دبا دیا جاتا ہے۔ پس ہماری حجت ثابت ہے کہ انسان تناسخ

---

[*] ملحوظہ۔ اگر کوئی جسم نامی۔ متحرک بالارادہ اور حساس سے یہہ نہ سمجھ لے کہ اِس کے بغیر انسان نہیں۔ چونکہ انسان حیوان ہے اِسلئے یہ سب جو صفت تمام حیوانوں کی ہیں اِس واسطے اُسکو حیوان ناطق کہتے ہیں۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ یہ خاصتیں تمام حیوانات میں عام ہیں۔ جب آپ حیوان کو خارج کرینگے تو انسان باقی رہجائیگا اور یہہ مدرک کلیات ہونا اور نطق ہے۔ اِسی کو ہم انسان کہتے ہیں۔ (راقم یوحنا خان)

میں جاتا اور نہ تناسخ کوئی حقیقت ہو۔

تیسری دلیل۔ دنیا کی تمام چیزوں میں ایک قسم کا عجیب ربط اور سلسلہ پایا جاتا ہے جو کہیں ٹوٹا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ ساری چیزیں ایک دوسرے سے متعلق اور ایک عام کے ماتحت ہیں ان میں سے ایک بھی بلا ضرورت کہیں پائی نہیں جاتی۔ لیکن تناسخ کے ماننے سے یہہ سلسلہ بالکل ٹوٹ جاتا اور بعض چیزوں کی نسبت یہہ کہنا پڑتا کہ خاص تو پایا جاتا مگر عام نہیں یا دوسرے الفاظ میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو کسی عام سے متعلق نہیں بلکہ بے ربط پڑی ہیں۔

اگر آپ فطرت کی چیزوں کے عجیب نظام پر ذرا دیر توجہ دیں تو آپ دیکھ لیں گے کہ ان کل چیزوں میں علاقہ اور رشتہ کی عجب گرہ لگی ہے۔ یہہ بحث بڑی دقیق او پیچیدہ ہے تو بھی امید قوی ہے کہ ناظرین اس کے سمجھنے میں تھوڑی سی محنت کے ذریعہ کامیاب ہونگے۔ اگر آپ ان چیزوں پر گہری نگاہ ڈالیں تو سب سے پہلے جو آپکو ان چیزوں میں عام دکھائی دیگا موجود ہے۔ یعنی آپ ہر چیز کی نسبت موجود کا لفظ کہہ سکتے ہیں۔ پھر موجود دو قسم پر ہے یعنی جوہر اور عرض (جو اپنی ذات پاک سے خود قایم اور موجود ہو اُسے جوہر اور جس کا قیام تابع دوسرے کے قیام کے ہو اُسے عرض کہتے ہیں مثلاً رنگ اور شکل) یہاں آپکو جوہر کی پھر دو شقیں معلوم ہوتی ہیں یعنی مادیات اور مجردات اب اگر آپ مجردات کو چھوڑ کر مادیات کو دیکھیں تو انہیں آپکو جسم عام ملے گا یعنی جسم کل میں ہوگا۔ بلحاظ جسم تمام چیزیں پھر دو اقسام پر آپکو نظر آئیں گی یعنی ایک جسم مطلق جیسے جماد۔ دوسرے جسم نامی (بڑھنے والا جسم) جیسے نباتات اور حیوانات۔ اب نباتات اور حیوانات کے دیکھنے کر انمیں فوراً فرق آپکو معلوم ہو جائیگا وہ یہہ کہ نباتات میں (صرف بڑھنے والی زندگی ہے جو اپنی خاص حدود اور جگہ میں بڑھتی ہے) حیوانات بڑھنے کے سوائے اپنے ارادہ سے اِدھر اُدھر چلتے پھرتے ہیں۔ (ناظرین کے فائدہ کے لئے ہم یہاں حیوان کی تعریف بھی لکھہ دیتے ہیں حیوان کہتے ہیں جسم نامی۔ متحرک بالارادہ اور حساس ہستی کو۔ پھر حیوانات میں آپ عاقل (انسان) اور غیر عاقل یعنی جانداروں جنکو ادنی حیوانات بھی کہتے ہیں) دیکھتے ہیں۔ انسان میں زید خالد وغیرہ شامل ہیں۔

اب اس مذکورہ بیان سے ناظرین نے دیکھہ لیا کہ اِدھر تو موجود میں غایت درجہ کی تعمیم اور اُدھر زید جزئی میں غایت درجہ کی تخصیص ہے اس کل سلسلہ پر غور کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہہ کہیں ٹوٹا ہوا نہیں لیکن تناسخ کے ماننے سے اس سلسلہ میں بے ربطی اور بے نظمی واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب یہہ کہا جاتا ہے کہ انسان کی ایک فرد رام کشور ہے جو انسان با روح ناطق ہے اور یہی روح ناطق فصل ہے رام کشور اور دیگر غیر عاقل حیوانات میں (فصل وہ ہے جو ماہیت کو مشارکات جنس سے ذاتی تمیز دیتی ہے جیسے ناطق کہ انسان کو گھوڑے بکری۔ بیل وغیرہ سے جو انسان کے ساتھ حیوان میں شریک ہیں ذاتی تمیز دیتا ہے یعنی سبھوں سے اُس کو الگ اور ممتاز کرتا ہے) اب وہی روح ناطق غیر ذی عقل حیوان یعنی کتے میں بسبب ان لینے تناسخ کے براجمان ہے۔ پس اس سے لازم نتیجہ یہہ پیدا ہوگا کہ انسان ذی عقل اور دیگر ادنیٰ حیوانات غیر ذی عقل میں کچھ امتیاز نہیں کیونکہ انسان اور دیگر حیوانات میں جو اعتبار امتیاز کا تھا۔ وہ روح ناطق ہی کا تھا مگر وہ حیوان مطلق میں چلے جانے سے زائل ہو گیا اس بات کو علم مندسہ سے یوں سمجھیں مثلاً رام کشور کو لیں رام کشور کیا ہے؟ حیوان ناطق کیونکہ وہ انسان ہے پس اُسمیں حیوان جمع روح ناطق جو فصل ہے انسان اور حیوان مطلق میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح بموجب اعتقاد تناسخ آپ کتے کو لیں۔ کتے میں کیا ہے؟ حیوان جمع روح ناطق (جو بہ سبب تناسخ اُسمیں چلا گیا) اور یہی رام کشور ہے پس رام کشور کتا ہوا اور کتا رام کشور ہوا۔ کیونکہ علوم متعارفہ کا پہلا اصول یہی ہے کہ وہ چیزیں جو ایک ہی چیز کے برابر ہوں آپسمیں برابر ہوتی ہیں۔ لیکن اس طرح پر انسان کے حیوان میں چلے جانے سے یا تو انسان انسان نہ رہے گا اور یا حیوان حیوان نہ رہے گا۔ یوں بموجب اعتقاد تناسخ خارج میں اُس کے وجود کا نہ پایا جانا لازم آئیگا۔ اور اگر خارج میں پایا جائیگا تو ہم آپ سے یہہ پوچھیں گے کہ پھر اُسکی جنس قریب اور بعید کیا ہے؟ اور جنس قریب سے آپ کس فصل کے ذریعہ فرق کرتے ہیں؟ اگر آپ کہیں کہ انسان کسی جنس قریب کے ماتحت اور نہ فرق کے لئے کوئی فصل اُس میں ہے نہ تو ہم کہیں گے کہ اس طرح خاص کا بلا عام پایا جانا لازم آئیگا اور یہہ ناممکن ہے۔ اور اگر آپ کہیں کہ انسان کی جنس قریب حیوان ہے اور فصل روح ناطق ہے تو پھر حیوان جمع روح ناطق مساوی انسان کے ہوگا یوں حیوان کا وجود نہ پایا جائیگا۔ اسی کو ہم نے خاص کا بلا عام پایا جانا اور فطرت میں بے ربطی کا واقع ہونا کہا ہے جسکی جڑ تناسخ کا اعتقاد ہے۔ پس تناسخ باطل اور صرف یاروں کا ڈھکوسلا اور گھڑت ہے۔ نہ کہ کوئی حقیقت۔

(باقی آئندہ)

راقم یوحنا خان از سہارنپور

ویدوں کے براہمن

لفظ براہمن

لفظ براہمن لفظ برہمن سے تعلق رکھتا ہے لفظ برہمن کے مختلف معنی ہیں جن میں سے ایک معنی دعا یا عبادت کے ہیں سو براہمن کے معنی دعا یا عبادت کے متعلق کے ہیں۔ لفظ براہمن اس معنے میں پہلی دفعہ شکلہ یجروید کے براہمن میں نظر آتا ہے۔

غرض

یگیا کے موقعہ پر جو گیت گائے جاتے تھے یا جو منتر پڑھے جاتے تھے اُس گیت یا منتر کے ساتھ یگیا کا کیا تعلق ہے۔ اور یگیا اور منتر کے تعلق میں کونسی علامتیں ہیں ان ہی باتوں کو ظاہر کرنا براہمن کی

وض ہے۔ پہلے امر کے بیان میں براہمن گیما کے ہر جزو کی مفصل رسومات بتاتا ہے۔ اور دوسرے امر کے بیان میں ہر منتر کو تقسیم کرتا اور طرح طرح سے اُن تقسیموں کی تشریح کرتا اور تشریح کرتے وقت مروجہ روایتوں کو کام میں لاتا اور فلسفانہ تقریر بھی پیش کرتا ہے۔ سو براہمن رشیوں کا رسم نامہ بھی تھا اور ان رسومات کو مدنظر رکھکر اُن کی فلسفانہ تحقیقات بھی تھا۔ لہذا براہمنوں میں ہم قدیم ترین رسومات قدیم ترین قواعد ے تشریح قدیم ترین روائی بیان اور قدیم ترین فلسفانہ تقریر پاتے ہیں۔ براہمنوں کی عام خصوصیت اگرچہ یہہ ہی ہے۔ تو بھی مفصل باتوں میں اپنے اپنے دعا کے مطابق اور اپنے اپنے وید کی خصوصیت کے مطابق آپسمیں ایک دوسرے سے بہت فرق رکھتے ہیں ؛

زمانہ زمانہ کے لحاظ سے براہمن اُس زمانہ میں رچے گئے جب ویدک شائستگی اور خیالات براہمنیہ شائستگی وخیالات میں بدل رہے تھے۔ یا یوں کہو کہ براہمن اس تبدیلی کو برپا کرنے میں اہل ہنود کے بزرگوں کو مدد پہنچا رہے تھے۔ بعض براہمن اس تبدیلی کی ابتدا میں رچے گئے۔ بعض اُس کے آخر میں۔

مجموعہ رشیوں کے شخصی خیالات براہمنوں کے مخزن ہیں۔ یعنی رشی لوگ اپنا خیال زبانی بیان کرتے تھے۔ اُن کے خاندان اور شاگردان خیالات کو بطور روایت کے محفوظ رکھتے تھے اور ان اصلی خیالات میں اپنے خیالات بھی لاتے تھے۔ جسقدر یہ روایتیں بڑھتی گئیں اُسی قدر ضرورت پڑتی گئی کہ ان روایتوں کو جمع کریں اور ترتیب دیں۔ سو مختلف اشخاص مختلف جگہوں پر اس کام کو انجام دینے لگے۔ لہذا ایک ہی رشی یا ایک ہی خاندان کی روایتیں یا براہمن منتر وید یا عوں میں فرق نظر آتے ہیں۔ اُن دنوں میں لکھنے کا دستور جاری ہو چکا تھا یا نہیں تحقیق معلوم نہیں۔ سو براہمن منتروں کے مختلف مجموعے قلمبند کئے جاتے تھے یا نہیں یہ بھی تحقیق معلوم نہیں۔ لیکن یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ براہمن منتروں کے جمع کرنے والوں میں آپس میں بڑی مخالفت ہوتی تھی۔ ہر ایک اپنے مجموعے کو اوروں پر ترجیح دینے کی کوشش کرتا تھا۔ سو جن کے مجموعے بہت مشہور ہوگئے سو قایم رہگئے۔ اور باقیوں کے مجموعے جو اس قدر مشہور نہ ہوسکے عموماً فنا ہوگئے لیکن کہیں کہیں ان مجموعوں کے کوئی کوئی جز رہگئے ؛

فنا شدہ براہمن پروفیسر ویبر صاحب ذیل کے شاکھاوں کے براہمن مجموعوں کو فنا شدہ بتاتے ہیں۔ کیونکہ اُن میں سے مختلف مروجہ براہمنوں میں اقتباس تو ہوتے پر وہ کتابیں اس زمانے تک نہیں پہنچیں۔ وہ یہہ ہیں۔ واشکل۔ پینگین۔ بھالبین۔ شٹیایانین۔ کال بوین۔ لامکائنین۔ شامبوئی۔ کھاڈائنین۔ اور شالنکائنین ؛

Vashkal, Paingin, Bhallavin, Shatyayanin, Kalabavin, Lamakayanin, Shambuvi, Khadayanin and Shalankayanin. See Indian Literature (P. 14)

مضامینی خاصیات مضامین کے لحاظ سے مختلف ویدوں کے براہمنوں میں یہ فرق پایا جاتا ہے کہ رگوید کے براہمنوں میں رسومات کی تشریح کرتے وقت اُن پروہتوں کے فرائض بتائے جاتے ہیں جن کو ہوتر یا ہوتری کہتے ہیں۔ ہوتری لوگ وہ ہوتے تھے جو رچوں کو ورد کرتے تھے اور خاص خاص موقعوں کے لئے مختلف گیتوں سے رچا چن کر جمع کرتے تھے۔ سام وید کے براہمنوں میں خاص اُن پروہتوں کے فرائض بتائے جاتے ہیں جن کو اُدگاتر یا اُدگاتری کہتے ہیں۔ اُدگاتری لوگ سامن گایا کرتے تھے۔ یجر وید کے براہمنوں میں ادھورجو لوگوں کے فرائض بتائے گئے یہہ وہ لوگ ہوتے تھے جو حقیقت میں یگیا کے رسومات ادا کیا کرتے تھے اتھرب وید کا ایک ہی براہمن پایا جاتا ہے۔ اس کے مضامین باطنی طور پر اتھرب سنگھتا سے بہت تعلق نہیں رکھتے ہیں ؛ (باقی آیندہ)

راقم پادری بی جی رائے

بول یسوع مسیح کی جے

جو زندہ ہے نہ قبروں میں ہے اور نہ پتھروں میں ہے عزت اور جلال اُسی کے مقدس نامکو ہووے آمین

ناظرین نورافشان کو معلوم ہووے کہ قریباً تین ماہ سے بندہ خداوند کی مقدس خدمت کے لئے بحکم خداوند شرل انڈیا میں آیا ہوا ہے اور اُسکی قوت اور ہدایت سے اپنی خدمت کو محمدیوں اور ہندؤں اور سکھوں کے درمیان سرانجام دے رہا ہے فتح جو ہے وہ خداوند کی ہے دیکھو یوحنا ۱۶ باب ۳۳ جس روز سے میں نے بازاری منادی کو شروع کیا اُسی یوم سے ہمارے پیارے بھائی محمدیوں نے بھی اپنی مہذب خدمت کو شروع کیا اور وہ خدمت پتھروں تالیوں اور گالیوں کی تھی۔ بیچارے مجبور ہیں۔ انکا اس میں کچھ بھی قصور نہیں ہے اگر قصور ہے تو گرو جی کا ہے کیونکہ شروع سے تعلیم ہی انکو ایسی ملی ہے ؛

جب میں پریچنگ ہال میں منادی کے لئے کھڑا ہوتا تھا۔ تو کثیر تعداد محمدیوں کی کھیلانے لگ جاتی تھی پر میں نے انکی زیادہ پرواہ نہیں کی آخر جب میں نے دیکھا کہ محمدی بھائی چاہتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ گفتگو کریں اور دل کے ولولے نکالیں تو میں نے انکو اجازت دی کہ وہ ہر روز صبح بوقت ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک اپنے سوالات کو میرے سامنے

پیش کریں۔ حتی الوسع کوشش کرونگا کہ انکی تسلی محبت کے ساتھ کرون چنانچہ مورخہ ۱۹ رجون ۱۹۱۰ء کو ۸ بجے صبح انہوں نے اپنے سوالات میرے سامنے پیش کئے جو خدمت میں گوش گذار کرتا ہون۔

ایک خاص محمدی کو مقابلہ میں کھڑا کیا جسپر انکا پورا اعتبار تھا۔ وہ صاحب مجھ سے یوں گویا ہوئے کہ یوحنا کی انجیل ۱۹ سے ۱/۲۸ تک پڑھیئگا۔ یہہ سب کچھ محمد صاحب کی شان میں ہے۔ میں نے کہا بہ خوشی۔ پھر یوحنا ۱/۱۹ سے ۴۴ تک کی آیتوں کو اٹا دیجئے پھر محمد صاحب کی شان میں یہہ عائد ہوگی ورنہ ہرگز نہیں۔ البتہ وہ نبی کے اوپر کچھ بات چیت کر سکتے ہو۔ اب بحث شروع ہوئی۔ میں نے خداوند کے کلام کو ساتھ دلیل کے پیش کرنا شروع کیا۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر کو مثال کے طور پر سامنے رکھا اور کہا سو اگر ہیڈ ماسٹر اپنا استیعفا پرنسپل کے روبرو پیش کرے یا پرنسپل صاحب خود اسکو چھٹی دیدیں۔ تو سکول اوپنر کیا یقین کرینگے۔ کہ اب ہمارے سکول میں کوئی دوسرا ہیڈ ماسٹر نہیں آئیگا ہرگز نہیں خواہ ہیڈ ماسٹر ایک ماہ کے بعد آوے یا ایک سال کے بعد لڑکوں کی آنکھ ہیڈ ماسٹر کے اوپر لگی رہیگی۔ تاوقتیکہ ہیڈ ماسٹر اپنی جگہ نہ ہوے اسی طرح سے نبیوں کا سلسلہ جاری رہا یکے بعد دیگرے۔

اب ملاکی نبی پر آکے وہ مذکورہ بالا سلسلہ بند ہو گیا۔ سکول بورڈ کے خیال کی طرح یہودیوں کی آنکھوں میں اور دلون میں یہہ ہی خیال بس رہا تھا۔ کہ فردکوئی نہ کوئی نبی آتا رہیگا۔ قیامت کے دن تک لیکن ملاکی نبی کے بعد بہت برس گذشتہ ہونے کے ایک آواز جنگل سے آئی پکارنے کی کہ خداوند کی راہ کو درست کرو اور توبہ کرو۔ ایسے خیالات والوں نے جب یہہ آواز یوحنا بپتسمہ دینیوالی کی سنی تو ایک بارگی چونک اٹھے اور لاویوں اور کاہنوں کو یوحنا کے پاس بھیجا کہ کیا تو مسیح یا الیاس ہے یا وہ نبی۔ وہ نبی سے مراد ملاکی نبی کے بعد جو آنیوالا تھا۔ نبیوں کی سلسلہ میں یوحنا انکو صاف جواب دیتا ہے۔ کہ نہ تو میں مسیح ہون اور نہ ہی الیاس ہون اور نہ ہی وہ خام خیالی والا نبی جسکی بابت مجھ سے پوچھتے ہو کیونکہ نبیوں کا سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ میرے بعد جو آنیوالا ہے اسکی طرف دیکھو میں اسکی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں ہون۔ وہ خدا کا برہ ہے جو تمام جہان کے گناہ اٹھائے جاتا ہے۔ یہہ ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ اب چونکہ وہ نبی کے الفاظ یہودیوں کی زبان سے نکلے تھے ہم خدا کے کلام سے پوچھینگے اور یہودیوں سے ہی پوچھینگے کہ آیا تمہارا مطلب محمد صاحب کے لئے تھے یا کسی دوسرے کے لئے۔ اے یہودیو سچ بتاؤ کیونکہ محمدی بھائی شبہ میں ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ نبی سے مراد تمہارے محمد صاحب کی تھی جو مسیح سے ۶۱۰ برس بعد آمنہ کے پیٹ سے پیدا ہوا اُن کے شک کو دور کرو ورنہ انکا خون تمہاری گردن پر ہوگا۔ جواب یہودیوں کا کان کھولکر سن لیجئیگا۔ وہ کب محمدیوں کے خون کو اپنی گردن پر آنے دیتے ہیں۔ جواب صاف بغیر تعصب کے ہے ہر عقلمند اسکو تسلیم کریگا۔

یوحنا ۱۴/۶ تب اُن لوگون نے یہہ معجزہ جو مسیح نے دیکھایا۔ دیکھ کر کہا کہ فی الحقیقت وہ نبی جو جہان میں آنیوالا تھا یہہ ہی ہے۔ زمانہ حال ہے نہ کہ آئیندہ پڑھیگا یوحنا ۴۰/۷ یہان دو فریق ہو جاتے بعض کہتے ہیں کہ مسیح اور بعض کہتے ہیں۔ وہ نبی کسی کی آنکھ ۶۱۰ برس کے اوپر نہیں ہے کون عالم ہے جو کہ یہودیون کے اس فیصلہ کو نہیں مانیگا۔ کیونکہ کلام کے کہنے والے وہی ہیں نہ کہ دوسرا تب انجناب نے دوسری طرف قدم بڑہایا۔ فرمایا کہ یوحنا ۱۶/۱۴ سے ۱۶ تک پڑھیگا۔ تو معلوم ہو جاویگا۔ مسیح فرماتے ہیں کہ تم غمگین مت ہو میرا جانا ہی تمہارے لئے مفید ہے جب میں جاؤنگا تو وکیل تسلی دینے والا روانہ کرونگا۔ اور وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہراویگا۔ گناہ سے اسلئے کہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے محمدی صاحب بول اٹھے یہاں گئے کیا محمد صاحب یہہ تعلیم دیتے تھے کہ مسیح پر ایمان لاؤ تو نجات پاؤ گے یا خودپسندی کا خیال دل میں بھرا ہوا تھا اپنا ہی علیحدہ فرقہ شروع کر دیا۔ جان بوجھ کر۔ یوحنا ۱۶/۱۶ آیت کو انہوں نے چھوڑ دیا۔ انکی گفتگو بند ہونے کے بعد میں نے غرض کی صاحب من ۱۳ و ۱۴ آیت کو ذرا پڑھ لیجئیگا پھر بعید صاف ہو جائیگا۔ مسیح جسکا ذکر کر رہا ہے اس سے مراد روح القدس ہے جو کہ نادیدنی چیز ہے وہ میری بزرگی کریگی اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پائیگی وہ اپنی کچھ نہ کہیگی لیکن جو کچھ وہ مجھ سے سنیگی سو ہی کہیگی گویا اس میں بذات خود کچھ نہیں ہے اس چیز کے کان دن رات میری آواز کی طرف لگے رہینگے۔ کیا محمد صاحب کو جو ۶۱۰ برس بعد پیدا ہوا۔ یہہ درجہ دے سکتے ہو کیا وہ دیکھتے ہیں نہیں آتا تھا۔ اور یہہ روح القدس شاگردوں کے زمانے میں آنیوالا تھا۔ نہ کہ بعد پھر یوحنا ۱۴/۱۶ و ۱۷ شاگردون پر نازل ہونے والا تھا۔ اور یہان پر یہہ ہی بتایا گیا ہے کہ وہ تسلی دینے والا کون ہے یعنی روح حق جس کو دنیا کے لوگ حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ اُسکو نہ دیکھتے ہیں اور نہ ہی اسکو جانتے ہیں میں اسپر ہی اکتفا نہیں کرونگا۔ پر کوشش کرونگا کہ اپنے محمدیون بھائیوں کے اس خیال کو جو کہ انکو مسیح جو تمام دنیا کا نور ہے مسیح کے پاس آنے نہیں دیتا ہے دور کرون اگر ہم اعمال ۱/۴ سے ۸ تک پڑھیں اور اعمال ۲/۱ آیت کو پڑھیں تو معلوم ہو جائیگا کہ خداوند مسیح کا مطلب کیا تھا۔ یروشلم سے باہر جانیکا حکم قطعی بند تھا جب تک کہ مسیح کی پیشگوئی پوری نہ ہووے اور اعمال ۲ باب کے پڑھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جس کے بارے میں مسیح نے شاگردوں کو فرمایا تھا وہ روح القدس مسیح کے آسمان پر جانے کے دس دن بعد نازل ہوا اور پھر وہ خوشی کی گواہی دینے کے لئے ادھر ادھر جانے لگے۔ اور جدہر جاتے تھے انکو نکیف میں فتح ملتی جاتی تھی۔ پطرس روح القدس سے بھرا ہوا



تک ہو سکیگا۔ جواب درنگی ۔

سوال۔ بتایئے کہ گورنمنٹ انگلیشیہ جو کہ ایک عیسائی گورنمنٹ ہے بائبل کی تعلیم نہیں دے رہی ؟

جواب۔ ہرگز نہیں۔ ملکہ معظمہ نے یکم نومبر ۱۸۵۸ء میں جبکہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے عنان سلطنت اپنے ہاتھ میں لی تو ایک اعلان کیا جسمیں اور باتوں کے سوائے اس بات کا ہندوستان کے لوگوں کو یقین دلایا کہ گورنمنٹ انگلشیہ کا بالکل یہہ شوق نہ ہوگا کہ لوگوں کے ذات یا مذہبی خیال میں دخل دے۔ اور یہہ بھی کہ ہندوستان کے پرانے طریق۔ رواج اور حقوق کا خاص لحاظ رکھا جاویگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ گورنمنٹ کے کسی سکول یا کالج میں کوئی مذہبی تعلیم نہیں دیجاتی۔

سوال۔ آپ کی رائے میں طالب علم کو علم بغیر مذہبی تعلیم کے دینا درست ہے یا نہیں ؟

جواب۔ میرے اور آپ کے خیال کے بموجب تو بالکل درست نہیں ہے کیونکہ ہمنے بچپن سے سنا اور سیکھا ہے کہ دنیوی تعلیم بلا مذہبی تعلیم کے نامکمل ہے۔ سلیمان کہتا ہے کہ۔

"خداوند کا خوف دانائی کا آغاز ہے" ؛

لیکن ہماری گورنمنٹ کیواسطے شاید یہی واجب تھا کہ بائبل کی تعلیم اپنے مدرسوں میں نہ دے۔ گو کہ میرے سننے میں آیا ہے کہ خود ہندوستان کے بعض ذی علم اور دانا لوگ کہتے ہیں کہ مذہب کی تعلیم دینا ضروری تھا۔ تجربہ سے اُن کو معلوم ہوا ہے

مبارک سے شاگردوں کو دیا اور بعد اُس کے وے آسمان پر اٹھائے گئے۔

اور شاگرد بموجب اُستاد کے حکم کے جابجا شہروں اور بستیوں میں انجیل کی خوشخبری سنانے لگے۔ اس وقت میرا ان آیتوں کو آپکے سامنے پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ میں آپ لوگوں کے دلوں میں اس خیال کو پیدا کروں کہ آیا یہہ حکم ہمارے پیارے استاد کا صرف اُس وقت کے بارہ شاگردوں کے لئے تھا یا کہ کل عیسائیوں کے واسطے بھی۔ اگر سب کے واسطے تو بتاؤ کہ کتنے ہم میں سے ہیں جنہوں نے اسی فرمان کو تعمیل کیا ہے پولوس رسول پہلے قرنتیوں کے ۹ باب کی ۱۶ آیت میں لکھتے ہیں کہ۔

"اس لئے کہ اگر میں انجیل کی خبر دوں تو کچھ میرا فخر نہیں کیونکہ مجھے ضرورت پڑی ہے بلکہ مجھ پر واویلا ہے اگر میں انجیل کی خبر نہ دوں" ؛

نیز ایک اور آیت بھی اُنہوں نے پڑھ کر سنائی اور وہ بھی ہمارے خداوند کا فرمان ہے۔ اس لئے اُس کا ماننا ہمارا فرض۔

"مفت میں تمنے پایا مفت دو" وغیرہ وغیرہ

مجھے امید ہے مس بیلی کہ اب آپنے سمجھ لیا ہوگا کہ وہ نئی بات کون سی تھی جو کہ مس صاحبہ نے سنائی۔ نئی تو نہیں ہے کیونکہ اٹھارہ سو برس گذر چکے کہ فرمان دیا گیا تھا اور اُسی وقت سے شاگرد اُس کی تعمیل میں جان و مال دے رہے ہیں، لیکن مجھے اس بڑے فرض کی یاد صرف اسی دن ہوئی۔ اُس سے پیشتر میںنے اس کو بالکل فراموش کر رکھا تھا۔ بلکہ سچ تو یہہ ہے کہ میں نے

اس بات کو اپنا فرض سمجھا ہی نہیں تھا۔

سوال ۔ میں جاننا چاہتی ہون کہ تمہارا خاص فرض کیا ہوا۔

جواب ۔ یہہ کہ اگر میرے اپنے دل میں کچھ مسیح کی محبت سے تسلی اور خوشی حاصل ہوئی ہے اور اُس کی موت سے کچھ اُمید تو میرا فرض یہہ ہے کہ میں اِس خبر کو اورون کو بھی سناؤن ۔ یہہ مسیح کا فرمان ہے اور اِس واسطے میرا فرض ۔

سوال ۔ مس نورا کیا تم اِسی فرض کو یہان نہیں ادا کر سکتی ۔ کتنے بے خدا اور بے ایمان لوگ ہمارے بیچ ہیں جو کہ نام کو تو ضرور عیسائی ہیں ۔ پر ایمان ۔ امید اور چال چلن میں بت پرستوں سے بدتر ۔

جواب ۔ یہہ بالکل دُرست ہے کہ نام کے عیسائی ہونے سے تو نہ عیسائی ہونا کہیں بہتر ہے ۔ لیکن شکر ہے کہ خدا کے فضل سے اِس ملک میں بہت سچے عیسائی بھی ہیں جو اپنے فرضون کو پہچان کر اورون کو راہ راست پر لانا چاہتے ہیں ۔ اور کہ بدی کے مقابلہ پر نیکی کے کام بھی بہت جاری ہیں ۔ لیکن ہندوستان میں جہاں کہ تیس کروڑ باشندے ہیں وہان شاید قریباً ڈھائی ہزار انجیل کی خوشخبری سنانے والے یہان سے گئے ہیں ۔ سو کیا ہیں جیسے ایک بوند سمندر میں ؛

سوال ۔ ایسی حالت میں تو ایک اور مشنری کے شامل ہونے سے کیا بنتا ہے ہان اگر دو تین سو بلکہ ہزار کہنا چاہیے مشنری بن جائیں تب تو ایک بات بھی ہو ۔

جواب کاش کہ جیسا تم کہتی ہو نہ صرف ایک بلکہ ہزارہا مشنری بن جاتے لیکن ایسا ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے ۔ رسول قرنتیوں کو لکھتا ہے کہ ۔

"جیسی نعمتین طرح طرح کی ہیں ویسی ہی خدمتین بھی طرح طرح کی ہیں ۔ ایک کو روح کے وسیلے سے حکمت کی بات ملتی ہے ۔ اور دوسرے کو علم کی بات ۔ کسی کو کراستون کی قدرتین اور کسی کو نبوت کی اور کسی کو زبانون کا ترجمہ کرنا۔"

اسی طرح اور بھی کئی ایک سبب ہو سکتے ہیں جنکی وجہ سے ہر ایک کے لئے مشنری بننا مشکل ہے ۔ بلکہ خداوند کی یہہ مرضی ہی نہ ہوگی سوائے اُن کے جن کے دلوں میں وہ اپنی روح کے وسیلے ایسا شوق ڈال دے ۔ چنانچہ اتفاق سے میں اُس میٹنگ میں گئی اور اتفاق ہی سے میرے دل پہ اُس مشنری لیڈی کا اُس آیت کو پڑھنے سے ایسا اثر ہوا کہ دفعتہً میں نے گویا یہہ منت مان لی کہ اب سے اپنے خداوند کی مرضی کے مطابق غیر ملکون میں جاؤں گی اور گنہگار ونکو گناہ اور موت سے نجات پانے کی خوشخبری سناؤنگی ؛

سوال ۔ مس نورا آپ میری گستاخی اِتنے سوال پوچھنے کی معاف کرکے بتلائیے ۔ کیونکہ مین فارن مشنون کے بارہ میں بالکل نادان ہوں ۔ بچپن سے میرے اوپر ایسے فکر اور تردد آن پڑے کہ مجھے اپنے متعلقہ حالات کے سوائے باہر کی دنیا کا کچھ حال معلوم ہی نہیں ۔ مجھے آپ کی اِس وقت کی گفتگو سے بہت ہی لطف حاصل ہو رہا ہے اور مینے کئی نئی باتین سیکھیں پر کچھ اور بھی سیکھنا چاہتی ہون ۔

جواب ۔ بیشک بیشک ۔ جو کچھ تم پوچھنا چاہتی ہو بلا تکلف پوچھو ۔ مجھ سے جہان

جب کلام کرنے لگا تو ایک ہی وقت میں قریباً ... ۳۰ آدمی مسیح پر ایمان لائے۔

ناظرین کیا متذکرہ بالا آیات جو کہ روح القدس کے بارے میں مسیح نے فرمائیں کیا محمدی بھائی اُن آیتوں کو محمد صاحب پر منسوب کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں ہرگز نہیں جاہل ہی خوشی سے تسلیم کریگا۔ اور دیگر بخوبی فیصلہ کیسا صاف ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے اس جواب سے نہ صرف منو سنٹرل انڈیا کے محمدی قایل ہونگے پر تمام محمدی جو دنیا کے ہر پہلو میں موجود ہیں۔ کیونکہ یہ جواب میرا نہیں ہے پر خداوند کے مقدس کلام کا ہے وہ مجھ کو بتایا گیا اور میں محمدیوں کی بہت منت پیش کرتا گیا۔ تعصب چھوڑ کر محمدی صاحبان پڑھو نجات ملیگی ورنہ پچھتاؤگے مرزا قادیانی کی طرح وقت کو غنیمت جانو کیونکہ دن بُرے ہیں دعا اور تعریف کے ساتھ بند کرتا ہوں اور آیندہ جو کچھ ہوگا وہی خدمت میں عرض کرونگا۔ اَے ہندوستان اور یورپ کے مسیحو مجھ کو تو لیف کر کے محبت کے ساتھ ہاتھوں پر اٹھا لو تاکہ میں مئو میں مسیح کی عزت اور جلال کا باعث ہووں؂

راقم چمن خان آزاد از مئو سنٹرل انڈیا

جاپان میں شمالی متھوڈسٹ اور جنوبی متھوڈسٹ سبھی لوگ آپس میں متحد ہوگئے ہیں۔ یہہ نیا اتحاد جاپان کی متھوڈسٹ ایپسکوپل کلیسیا کے نام سے نامزد ہوگی۔ اِس متحدہ کلیسیا کا کام ایک سو امریکن مشنریوں ۵۷ دیسی پادریوں اور سات ہزار ممبران کے ذریعہ سے شروع ہوگا۔ اُن کے ۹۳ مدارس ہیں ۶۳۰۷ طلبا ہیں اور اُن کی جائیداد کی کل قیمت ۲ لاکھ ڈالر ہے؂

اشتہارات

سیالکوٹ کنونشن

بعض کا خیال ہے کہ اس دفعہ اس کنونشن پر جو ۱۱ ستمبر ۱۹۱۰ء سے ۱۸ یوم کے لئے سیالکوٹ میں ہوگی کوئی تین ہزار آدمی جمع ہونگے۔ کنونشن کی انتظامیہ کمیٹی کی تجویز ہے کہ دیسیوں کے کھانے پینے کے لئے کچھ دوکانات نان بائیوں وغیرہ کی اُس موقعہ پر کھولی جاویں جو عمدہ اور مصفا اشیا بازاری نرخ پر فروخت کریں۔ دوکانات کا جاری کرانا اور اشیاء خوردنی کی نگرانی انتظامیہ کمیٹی نے میرے ذمہ کی ہے۔ اسی لئے بذریعہ اشتہار کے اطلاع دیجاتی ہے کہ جو صاحب اس موقعہ پر دوکان کھولنا چاہئے مجھ سے خط و کتابت کرے؂

المشتہر

دیدار سنگھ گجرات۔ پنجاب

ضرورت

سکوچ مشن مڈل سکول ڈنگہ ضلع گجرات کے لئے ایک عیسائی ہیڈ ماسٹر تنخواہ ساٹھ روپیہ اور ایک غیر عیسائی سیکنڈ ماسٹر فسٹ گریڈ جونیر تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار درکار ہے۔ درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئے؂

المشتہر

مینجر مشن سکولس ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

ضرورت

غازی آباد کے سی۔ ایم۔ ایس مڈل سکول کے لئے

ایک ہندوستانی مسیحی استاد کی ضرورت ہے درخواست کنندہ انٹرنس پاس یا سکول فائینل کا امتحان پاس شدہ ہو۔ ڈرائنگ جاننے والے کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ ۲۰ سے ۲۵ روپیہ ماہوار تک آیندہ ترقی کی امید۔ کل درخواستیں معہ نقول سندات ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام پر آئیں؂

نوٹس

مشن ہائی سکول انبالہ شہر کے لئے ایک انگلش ماسٹر کی ضرورت ہے جو مسیحی ہو اور کم از کم انٹرنس پاس شدہ ہو تنخواہ پچیس روپیہ ماہوار ہوگی۔ مکان کا کرایہ تین روپیہ سے چار روپیہ ماہوار تک دیا جائیگا۔ اچھا کام کرنے کی صورت میں ترقی کی امید دلائی جاتی ہے۔ امیدوار اپنی درخواستیں ہیڈ ماسٹر صاحب مشن ہائی سکول انبالہ شہر کی خدمت میں بھیجیں۔ فقط

نارتھ ویسٹرن ریلوے
اشتہار

مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۱۰ء بروز منگل و ایام مابعد کو احاطہ جنرل سٹور لاہور میں ناکارہ وغیر مروج اسباب مشتمل بر اشیاء مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے ۸ بجے شروع ہوا کریگی؂

تفصیل اسباب

پرانے لوہے مشتمل بر ٹکڑہ ریل، فش پلیٹ، کمانیاں و دیگر اقسام لوہا پرانا مشتمل بر ٹکڑا ریل و چادری ٹکڑے پیتل پرانا اور ریتیاں کہنہ و پرانی اسپات کی سلیپرین کچھ کم قیمت چاندی کے کٹے ہوئے سکے؂

تمام لاٹ یعنے ڈھیر خرید کردہ تاریخ خرید سے اندر میعاد ایک ماہ کے اٹھائے جانے چاہئے ورنہ ڈیمرج یعنی ہرجانہ بحساب ۲ پائی فی من یومیہ کے لگا جاویگا اور وصول کیا جاویگا؛

تمام اسباب جو مفصلات کو روانہ کیا جاویگا اس پر کرایہ ریل ریلوے کے اسباب کے نرخ پر لگایا جاوے گا۔ اور مالک کی ذمہ داری پر روانہ کیا جاویگا؛

چیف سٹور کیپرس آفس لاہور
تاریخ ۱۱ جولا ۱۹۱۰ء

اخبار جاسوس آگرہ

انعام! انعام!!

یہہ لکھنا کہ جاسوس کیسا اخبار ہے۔ بالکل فضول ہے۔ کیونکہ بفضل ایزدی جاسوس نے اپنی نرالی اور انوکھی خصوصیات کی وجہ تھوڑے سے عرصہ میں حیقدر غیر معمولی شہرت۔ ترقی اور عزت حاصل کرلی ہے۔ وہ جاسوس کی خوبیوں کی کافی دلیل ہے۔ جاسوس دیسی ریاستوں ریلوے ڈاکخانہ اور پولیس کی اصلاح کے ساتھہ ہی پبلک کی دلچسپی کے لئے بھی ہر قسم کے مضامین مہیا کرتا ہے۔ جاسوس کی قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک صرف ۲ روپیہ ہے۔ اور ہر خریدار کو ۲۰۰ سو صفحہ کے ناولٹ انعام میں مفت دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اخبار جاسوس ہندوستان میں ہر پڑھے لکھے کے ہاتھہ میں نظر آوے اس لئے ہم آخر جولائی ۱۹۱۰ء تک یہہ رعایت کرچکے ہیں کہ جو صاحب نئے خریدار ہونگے انہیں بجائے چار سو صفحہ کی ناولوں کے پانچ سو صفحہ کے ناولٹ مفت دیئے جاوینگے اور جس خریدار کی درخواست نمبر (۱۰) و (۲۰) و (۳۰) و (۴۰) و (۵۰) و (۶۰) و (۷۰) و (۸۰) و (۹۰) و (۱۰۰) پڑیگی اُس سے بجائے ۲ روپیہ سالانہ قیمت کے صرف ۱۲/ ایک روپیہ بارہ آنے لئے جاوینگے۔ غرض یہہ کہ نئے خریدار ہر طرح فائدہ میں رہینگے۔ درخواستیں جلدی بھیجیے۔ ورنہ وقت اور موقعہ ہاتھہ سے نکل جانے پر پچھتانا اور افسوس کرنا پڑیگا؛

المشتہر

مینجر اخبار جاسوس آگرہ

مشاہیر عالم

۱۲۰ صفحہ — قیمت ۱۲/

اس میں دنیا بھر کے نہایت مشہور آدمیوں کی سوانح عمری معہ تصاویر ہر قوم اور ہر زمانہ کے بڑے بادشاہ پیغمبر فلاسفر موجد عالم ریفارمر سیاح نامی عورات ممبران کانگریس وغیرہ عقلمندی دیانتداری کے پتلے کانے والے قصے ایک پیسہ فی سوانح عمری نہیں پڑتا ملنے کا پتہ ایم محمد شفیع کاتب لودیانہ مشن پریس؛

مخبر مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے۔ جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے۔ نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی خبروں کی توجہ دی جاتی ہے؛

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے	ٹکٹ	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	[illegible]	"
" پچیس " "	[illegible]	"
" پندرہ " " "	۱۲/	"
ادنیٰ ترین نرخ	۱۲/	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ [illegible]

درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے

المشتہر

پروفیسر پی۔ ایچ ایڈورڈس الہ آباد

پرسبٹیرین بیواؤں و یتامے کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۴۰ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہوچکے ہیں ساٹھہ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۷۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے۔ یہہ رقم اُس کل رقم سے ۹ ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہوسکتا ہے مردوں کو پیر آنہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ گی کی حالت میں اور بچوں کو یتامے ہیں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس

بجلی کے ساتھ کمزور اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت کو ضائع کرکے بہت کمزور ہوگئے اس بُرے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے اور بدن میں چستی نہیں رہتی ہے۔ پٹھے اور رگیں کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتا ہے یہ بُرا کام آدمی کو اس قدر شرمندگی دلاتا ہے کہ جس سے کئی بزدل خودکشی کرلیتے ہیں۔ اس خراب کام سے دل و دماغ جگر گردہ مثانہ۔ غرضیکہ سب کے سب ضعیف ہوجاتے ہیں۔ دھات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے دل کمزور ہوکر دھڑکنے لگ جاتا ہے تیز دل بڑھ جاتی ہے۔ ضعف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتا ہے۔ آنکھوں کی کمزوری چربی کی کمی اور بدن اس قدر ضعیف ہوجاتا ہے کہ ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے۔ انسان حیران پریشان اکثر رہا کرتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کی کمزوری سے بدہضمی دائمی اور قبض کی شکایت اکثر رہا کرتی ہے۔ غرضیکہ اس نامراد علت سے وہ وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جن کو بیچارہ بیمار ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلیٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیا ہے بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اسکو گرم اور ہشیار کردیتی ہے۔ ہم نے بھی وہی بجلی منگوائی ہے اور عرصہ ۲ سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کرچکے ہیں ۞

ہمنے اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا۔ جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے واسطے برقی سٹ مکمل بھیجا جاتا ہے جو بجلی کا ساہی کام دیتا ہے۔ اور اس سے رگوں کا سرد پانی نکل جاتا ہے پھر ایک اور طلا نمبر ۲ لگایا جاتا ہے۔ جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ ہی ہوا کرتی ہے۔ اس کے کھانے سے بہت باہ پیدا ہوتی ہے۔ سارے برقی سٹ کی قیمت جس میں برقی طلاء طلاء ۲ مالش کرنے والا اور چوب برقی مقناطیسی تینوں چیزیں معہ ترکیب استعمال ہیں تین روپیہ آٹھ آنے ہیں فقط ہیں۔ جو آدمی ہم کو اپنے پاس بلاکر علاج کرادے وہ سیکنڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ معہ فیس فی کس ۵ پانچ روپیہ روزانہ ارسال کردے۔ ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر علاج کرکے واپس آجاوینگے جو آدمی دبلے پتلے اور کمزور ہیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ مومیائی ضرور ہی کھالیں۔ تاکہ چربی اور طاقت بڑھجاوے اور جلد فائدہ حاصل ہو قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک مومیائی ۱۲ ایکروپیہ بارہ آنے معہ محصول ۞

نوٹ

آج کل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے "بجلی کا سفوف" "برقی گولیاں" وغیرہ اشتہار دینا شروع کردیا ہے ان کے دھوکے سے بچنا چاہئے ۞

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے۔

باہر سے آنے والے اصحاب کی رہائش کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے ۞

المشتہر

فتح چند حکیم عمدۃ الحکما سند یافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر پنجاب

روانہ کیا جاتا ہے ۞

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے۔ مینیجنگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۲ معہ ضمیمہ ۳
" معہ محصولڈاک " " ۳ " ۴
" ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۞

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	شش ماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۲	۳	۵
چوتھائی کالم	۳	۵	۸
نصف کالم	۵	۸	۱۲
پورا کالم	۸	۱۲	۲۰
پورا صفحہ	۱۵	۲۰	۴۰

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ۞

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ۞

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول ۱۰
" " " " معہ محصول ۱۲
" آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ۱

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرن نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے ریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے صرف دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم قیمت فی تولہ تین روپیہ خالص میرے فی ماشہ ایک روپیہ معمولی سرمہ فی تولہ چار آنے خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیئے ॥

المشتہر پروفیسر میاسنگھ المودالیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) پروفیسر میاسنگھ صاحب! آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جسکی آنکھ میں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹرون کا علاج کرکے مایوس ہو چکا تھا براے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے ॥

راقم مہاراجہ شترو جیت پرتاب بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست ٹکری گرکھپور

(۲) مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ صاحب نے بنایا ہے۔ آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہے۔ اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے مین نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں ان سب کو جنکی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند و خارش۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے فائدہ بخش ثابت ہوا ہے۔ اور سچ مچ آپ نے اس قدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے۔ فرض ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں۔ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین۔ راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور

(۳) جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ میرہ کا بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اس کو مین نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا۔ میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور رتوندے کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ اور اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر خاصکر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا۔ اُن کی نسبت بعد کو لکھونگا ॥

راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ وایڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ

(۴) جناب پروفیسر میاسنگھ صاحب! تسلیم میں نے آپ کے یہان سے سفید سرمہ میرے کا منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی یہ سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے واقعی یہہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے ॥

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودھ

(۵) جناب من تسلیم نیاز۔ چونکہ آپ کا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اس واسطے اور ایک تولہ سفید میرے کے سرمہ کی ضرورت ہے آپ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج کر مشکور فرما دین ॥

راقم۔ ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دھاوا شیو۔ علاقہ حیدر آباد دکن۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تیس ۳۰۰۰ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۹ء سے جمع کیا گیا ہے ॥

بادری ایچ گولک ناتھ صاحب بی۔ اے اڈیٹر و مینیجر نور افشان ساکن بہلور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام دائیلی برادرز کے چھپا